السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(کوئی ایسا عمل یا کوئی ایسا طریقہ یا ایسا ذریعہ بتلایے کہ جس سے انسان کا جنت میں جانا یقینی ہوجائے۔ (محمد مسعود آثم) (۳۱ جولائی ۱۹۹۲ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کتب احادیث میں موجود صبح وشام کے وظائف کا اہتمام بالعموم اور سید الاستغفار کا التزام بالخصوص ہونا چاہیے جس کے الفاظ یوں ہیں:

اللّٰھمّ أنتَ ربّي لاإلٰہ إلاّ أنت، خلقتني وأنا عبدُک، وأنا علی عھدِک ووعدِک ما استطعتُ، أعوذُبکَ من شرِّ ما صنعتُ، أبوءُ لکَ بنعمتِکَ عليَّ، وأبوءُ لکَ بذنبي فاغفرلي، فإنّہ لایغفرُ الذُّنوبَ إلاّ أنتَ' (صحیح البخاری، بابُ أفضلِ الاستغفار،' رقم: ۶۳۰۶)

نبی ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کے وقت یقین سے یہ کلمات کہے اور اس روز وہ شام سے پہلے مرگیا۔ سو وہ اہل جنت سے ہے اور جس نے شام کے وقت یقین سے یہ کلمات کہے اور اُسی رات وہ صبح سے پہلے مرگیا سو وہ اہل جنت سے ہے۔''

محض اعمال پر بھروسہ کرکے بیٹھ رہنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ رب العزت کی بشت رجاء اور خوف کے درمیان ہے۔ مسلسل عمل جدوجہد تادم مرگ جاری رہنی چاہیے۔

حدیث میں ہے کہ کوئی شخص صرف نیک عملوں کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوسکے گا۔ جب تک اللہ کی رحمت شامل حال نہ ہو۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی ''صحیح'' میں بایں الفاظ تبویب قائم کی ہے:

بابُ خوفِ المؤمنِ من أن یحبطَ عملُہ وھو لایشعر. وقال إبراھیمُ التّیمیُّ: ما عرضتُ قولي علی عملي إلاّ خشیتُ أن أکونَ مکذَّبا وقال ابنُ أبي ملیکۃ: أدرکتُ ثلاثین من أصحابِ النّبيِّ صلّی اللہ علیہ وسلّم، کلُّھم یخافُ النّفاقَ علی نفسِہ، ما منھم أحدٌ یقولُ: إنّہ علی إیمانِ جبریلَ ومیکائیلَ ویُذکرُ عن الحسنِ ما خافہ إلاّ مؤمنٌ ولا أمِنہ إلاّ منافقٌ'

یعنی مومن کا اس بات سے ڈرنا کہ عدم شعور میں کہیں اس کے اعمال ضائع نہ ہوجائیں۔ ابراہیم تیمی نے کہا جب میں نے اپنے قول کو عمل پر پیش کیا تو مجھے خوف لاحق ہوا کہیں عمل سے اپنی بات کی خود ہی تو تکذیب نہیں کر رہا اور ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے میں نے تیس صحابہ کو پایا جو سب کے سب اپنی جانوں پر نفاق سے خوف زدہ تھے ان میں سے کوئی بھی یہ بات نہیں کہتا تھا کہ اس کا ایمان جبریل اور میکائیل فرشتو ںجیسا ہے حضرت حسن سے بیان کیا گیا ہے اللہ سے صرف مومن ڈرتا ہے اور منافق اپنے کو اس سے اَمن میں سمجھتا ہے۔

قرآن میں ہے:

وَلِمَن خافَ مَقامَ رَبِّهِ جَنَّتانِ ٤٦ ... سورة الرحمٰن

فَلا يَأمَنُ مَكرَ اللَّهِ إِلَّا القَومُ الخٰسِرونَ ٩٩ ... سورة الأعراف

بعض سلف فرمایا کرتے تھے کاش مجھے یقین ہوجائے کہ رب نے میری زندگی بھر کی صرف ایک نماز قبول کرلی ہے۔ اس لیے بے فکری کا کبھی نہ سوچیں۔ پیش آمدہ مسافت کے مراحل بڑے پرخطر ہیں۔ ان سے بچاؤ کی سعی وتدبیر ہر لحظہ ہونی چاہیے۔ (إِنَّما يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ المُتَّقينَ (المائدة: ٢٧)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، متفرقات: صفحہ:634

محدث فتویٰ